قبرستان میں صدقے کا گوشت پھینکنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Sar 7078

تاریخ:06-10-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض افراد صدقہ دینے کے لیے گوشت قبرستان میں پھینک دیتے ہیں، جہاں یہ گل سڑ جاتا ہے، شرعی رہنمائی فرما دیں کہ ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صدقہ دینے کے لیے گوشت قبرستان میں اس طرح پھینک دینا کہ جانور مثلاً بلی کتے یا چیل کوے کھا جائیں گے، تو فی نفسہ گناہ نہیں، اگرچہ بہتر یہی ہے کہ غریب مسلمانوں کو گوشت دیا جائے اور اگر یوں پھینکا کہ کسی کے استعمال میں نہ آئے، بلکہ گل سڑ کر ضائع ہو جائے، تو ایسا کرنا، ناجائز و گناہ ہے کہ یہ مال کو ضائع کرنا ہے اور بلاوجہ شرعی مال کو ضائع کرنا، جائز نہیں ہے، لہذا صدقہ کے لیے گوشت کو قبرستان میں پھینکنے کی بجائے غریب مسلمانوں کو کھلایا جائے۔

اسراف سے بچنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ ترجمہ: اور بے جانہ خرچو، بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔ (سورۃ الانعام، پارہ 8، آیت 141)

مال ضائع کرنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”ان اللہ کرہ لکم ثلاثا قیل وقال، واضاعۃ المال، وکثرۃ السؤال“ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین کاموں کو ناپسند فرماتا ہے (1) فضول باتیں (2) مال ضائع کرنا (3) سوالات کی کثرت۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، جلد 1، صفحہ 200، مطبوعہ کراچی)

اسی بارے میں ایک اور حدیث پاک میں ہے: ”نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اضاعۃ المال“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، جلد 1، صفحہ 192، مطبوعہ کراچی)

اگر کوئی چیز اس طرح پھینک دی جائے، جو کسی بھی مصرف میں استعمال نہ ہو سکے، تو وہ اسراف ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: ”رہی صورت اخیرہ کہ محض بلاوجہ زیادت ہو، اوپر واضح ہو لیا کہ یہاں تحقیق اسراف وحصول ممانعت، اضاعت پر موقوف ہے، تو اس صورت میں دیکھنا ہو گا کہ پانی ضائع ہوا یا نہیں؟ اگر ہوا، مثلاً زمین پر بہہ گیا اور کسی مصرف میں کام نہ آیا، تو ضرور اسراف و ناروا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 1، صفحہ 989، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا کہ گاؤں کے افراد مرض کے دنوں میں (بطور صدقہ) سیاہ رنگ کا بکرا خرید کرلاتے ہیں اوراس کے دونوں کانوں میں سورہ یسین اور سورہ ملک پڑھ کر پھونکتے ہیں اور پھر اسے گاؤں کے گرد گھما پھرا کر پہلے مقام پر لا کر ذبح کردیتے ہیں اوراس کی کھال اور ہڈیاں وہیں دفن کر دیتے ہیں اور گوشت کو تقسیم کر دیتے ہیں؟ تواس کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: "کسی جانور کواللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی کے لیے ذبح کرکے اس کا گوشت مسلمانوں میں تقسیم کرنااوراسی طرح سورہ یسین اور سورہ ملک کی تلاوت کرنابہترین اور مستحسن اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کے اذن سے بلاومصیبت کوٹالنے کامؤثر ذریعہ ہیں۔۔۔ **رہاکھال کو دفن کردینے کامعاملہ، تو یہ مال کو ضائع کردینے کے مترادف ہے، جو جائز نہیں**، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے کہ: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان تین کاموں کوناپسند فرمایا (1) مال ضائع کرنا (2) زیادہ سوال کرنا (3) اِدھر اُدھر کی بےہودہ اور لغو باتیں کرنا، لہٰذا مناسب یہ ہے کہ بکرے کی کھال محتاجوں، ناداروں کو بطوراعانت وامداد دے دی جائے۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ187تا188، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ میں اس شخص کے متعلق سوال ہوا کہ جس نے بکری کی کلیجی کو قبر میں دفن کر دیا، تواس کے جواب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن نے ارشاد فرمایا: "کلیجی دفن کرنامال ضائع کرناہے اوراضاعت مال ناجائز ہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ455، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18صفرالمظفر1442ھ/06اکتوبر2020

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے